روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۸

بالأخلاق، وما زلتِ آخذةً نفسَک بالرحم والإشفاق، ولا ترضى
جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کے لئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنے والوں

بجور الجائرين.
کے ظلم پر راضی نہیں۔

هذا خُلقکِ، ونحن - مع ظل حمايتک - نُلدَغ مِن شرّ بعض ﴿۳۴﴾
یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

المعادين، ونُعَضُّ من أنياب العاضّين، ويصول علينا كلُّ ضُلٍّ بن ضُلٍّ
ان کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر یک ایسا شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جس کے باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا

ويسُبُّ نبيّنا الكريم كلُّ جهولٍ مَهينٍ، ويسعى أن نُعَدّ من الباغين.
اور ہر ایک جاہل ذلیل ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں۔

و أما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة. تزايَدَ إقبالُک
اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری

وبارکَ اللّٰه فی دنياک وأصلحَ مآلَک. أن رجلًا من الذين ارتدوا من
دنیا میں برکت دے اور تیرا انجام بھی بخیر کرے۔ تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے

دين الإسلام ودخلوا فی الملّة النصرانية، أعنی النصرانی الذی يُسمّی
نکل کر عیسائی ہوگئے ہیں یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے

نفسه القسيس عماد الدّين، أَلّف كتابًا فی هذه الأيام لِخَدْعِ العوام، وسمّاه
موسوم کرتا ہے ایک کتاب ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اس کا نام توزین الاقوال

توزين الأقوال، وذكر فيه بعض حالاتی بافتراءٍ بحتٍ لا أصل له، وقال إن
رکھا ہے اور اس میں ایک خالص افترا کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک

هذا الرجل رجل مفسد ومن أهل العداوة، وإنی وجدت فی طريقةِ مشيه
مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن میں

آثارَ البغاوة، وليس من نُصحاء الدولة، وأتيقّن أنه سيفعل كذا وكذا
بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا
وأنه من المخالفين.
اور وہ مخالفوں میں سے ہے۔

فالملخّص أنه حَثَّ الحكومة في ذٰلك على إيذائي، ومع
پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اس کے مجھے گالیاں
ذلك فرّغ إناءه في سبّي وازدرائي، وأفرغ قذر لسانه على بعض
دینے اور تحقیر کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ جو کچھ اس کے برتن میں تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی
أحبائي، وأكثر القول في ديانتنا المقدسة، وشتم خيرَ الرسل وبالَغَ في ﴿۲۵﴾
میرے بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے دین مقدس کے بارے میں بہت کچھ بے ہودہ باتیں کیں اور ہمارے نبی صلی اللہ
التوهين. وتكلّمَ بكلمات ترتجف منها القلوب، وتهيّج في الأفئدة
علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے دل کانپ اٹھتے ہیں اور ان میں بے قراریاں
الكروب، وسوف نكتب قليلًا منها ونجوّبُ أستار الجاهلين.
جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت ان میں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے اور جاہلوں کے پردے پھاڑیں گے۔

والآن نُنبّهُ الدولة العالية مما افترى علينا وزعم كأنّا من أعداء
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اس نے افترا
الدولة البرطانية، فليعلم الدولة أن هذه المقالات كلها من قبيل صوغ
کیں اور گمان کیا کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل
الزور ونسج الشرور، وليس فيها رائحة الصدق مثقال ذرّة، وما حمله
آرائش دروغ اور شرارت باقی ہیں اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بُو ان میں نہیں اور ان باتوں پر اس کو صرف
على ذٰلك إلا بعض المصالح الّتي رأى في نفس تلك المكائد، ولِيَسُرَّ بها
اس کے بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اس کی غرض

أكابرَ القسيسين. والحمد للّٰہ أن كلماته المفتريات شیء لا
ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کوخوش کرے اورشکرِ خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات ایک ایسی چیز ہے جس کی
تخفى على الدولة حقيقتُه، فنحن فی مأمن من شره، ونری
حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اس کی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو
خدماتنا اللامعة للردّ عليها كالشهب للشياطين. ولا يخفى على
اس کی باتوں کے رد کرنے کے لئے ایسی دیکھتے ہیں کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنے کے لئے
الحكّام طريقتی وشأنی، ولا أمشی مُواريًا عنهم عِيانی، بل
اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں ان سے چھپ چھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ
الحكومة البرطانية تعرفنی وتعرف آبائی، وتنظر مَهْيَعی ومدّعائی،
مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور
وتعرف أصلی ومنبعی، ولا تجهل بيتی ومربعی، وتعلم أنّا لسنا من
سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور
المفسدين المعادين ولا الباغين الطاغين. وما خرجتُ الآن من
باغیوں اور طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا
مغارة لتكون الدولة من أمری فی غرارةٍ، بلِ الدولة على أمثالنا من ﴿۲۶﴾
تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔ بلکہ یہ گورنمنٹ ہمارے جیسے خیر خواہوں پر
المباهين. ومن توسّمَ أقوالنا واستشفَّ أفعالنا فلا تخفى عليه أعمالنا
ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائے گا
وإنّا من الصادقين. والدولة تغوص إلى أعماقنا وليس عليها الخفاء،
سو اس پر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں رہیں گی اور ہم سچے ہیں اور یہ گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور
ولها أفكارٌ عادياتٌ لا تُواهِقُها وَجْناءُ، إذا ما تركض
اس پر ہمارے امر پوشیدہ نہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنے والی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی ان کا مقابلہ

آراؤهـا فی أرض مقاصدها فتفری أديمَ الأرضين، وكلُّ عقل عندها إلا
نہیں کرسکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے راؤں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
عـقـل الدين. ونرجو أن يفتح اللّٰه عليها هذا الباب أيضا كما فتح أبوابا
جاتی ہیں اور ہر یک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ
أخرى، واللّٰه أرحم الراحمين.
یہ دروازہ بھی اس پر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے۔

ولا يـخـفـى علٰى هٰذه الدولة المباركة أنّا من خُدّامها ونُصحائها
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور
ودواعـی خيـرهـا مِـن قـديم، وجئناها فی كل وقت بقلب صميم، وكان
خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور
لأبی عندها زُلفٰی وخطاب التحسين. ولنا لدى هذه الدولة أيدی الخدمة
میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں
ولا نـظـن أن تـنسـاهـا فـی حين. وكان والدی الميرزا غلام مرتضٰی ابن
اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن
ميـرزا عـطـاء محمد القاديانی من نُصحاء الدولة وذوی الخُلّة وعندها
میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے
من أرباب القُربة، وكان يُصدَّر على تكرمة العزة، وكانت الدولة تعرفه
نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب
غـاية الـمـعرفة. وما كُنّا قطُّ من ذوی الظِّنّة، بل ثبت إخلاصنا فی أعين
پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام
الـنـاس كـلهـم وانـكشف عـلـى الحاكمين، ولُتسطلع الدولةُ حكّامَها
لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے

الـذين جاء ونا ولبثوا بيننا كيف عشنا أمام أعينهم وكيف سبقْنا فی كل ﴿۲۷﴾
دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس
خدمة مع السابقين.
طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔
ولا حـاجة إلـى تـفـصيـل هـذه الـحقائق، فإن الدولة البريطانية
اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب
مُـطّـلِـعة عـلى مراتب خلوصنا وشؤون خدماتنا والإعانات التی كانت
خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے
ترى منّا وقتًا بعد وقت وفی أيام فساد المفسدين. وتعلم الدولة أنّ أبی
ظہور میں آئیں خاص کر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ
كيف أمـدّهـا فی حينِ محارباتٍ مشتدّةِ الهبوب وفتنٍ مشتطّةِ اللّهوب،
کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت
وأنه آتى الدولة خمسين خيلا مع الفوارس مددًا منه فی أيام المفسدة،
آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ
وسبَق السابقين فی إمدادات المال عند حلول الأهوال، مع أيام العُسر
کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد
والإِقـلال، وذهـابِ عهـد الإمارات الآبائية وانقلاب الأحوال. فلينظر
میں سب سے بڑھ گیا باوجود یکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے
من كان له نظر صحيح أو قلبٌ أمين.
دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ سوچے؟
ولـم يزل كان أبی مشغوف الخدمات حتى شاخ وجاء وقت الوفاة
اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

و وجب الارتحال، ولو قصدنا ذكر خدماته لضاق بنا المجال، وعجزنا
کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے
عن التدوين. فالملخص أن أبى لم يزل كان شائِمَ برقِ الدولة، وقائمًا
عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امید وار رہا
على الخدمة عند الضرورة، حتى أعزّته الدولة بمكاتيب رضائها،
اورعند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز
وخصّته فى كل وقتٍ بعطائها، وأسمحت له بمواساتها، وتفضلت عليه
کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی
بمراعاتها، وحسبته من دواعى الخيّر ومن المخلصين. ثم إذا تُوفى أبى ﴿۳۸﴾
اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں
فقام مقامه فى هذه السِّيَر أخى الميرزا غلام قادر، وغمرته مواهب
اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے
الدولة كما غمرت والدى، وتُوُفى أخى بعد أبى فى بضع سنين. ثم بعد
شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا
وفاتهما قفوتُ أثرهما واقتديتُ سِيَرَهما وذكرت عصرهما، ولكنى ما
پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا
كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا أملاك وأرضين، بل تبتّلتُ
لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ بلکہ میں ان کی وفات کے
إلى اللّٰه بعد ارتحالهما ولحقتُ بقوم منقطعين. وجذبنى ربّى إليه
بعد اللہ جلّ شانہٗ کی طرف جھک گیا اور ان میں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف
وأحسن مثواى، وأسبغ علىّ من نعماء الدّين. وقادنى مِن تدنّسات
مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور مکروہات سے

الـدنيـا إلٰـى حـظيرة قدسه، وأعطانى ما أعطانى، وجعلنى من الملهَمين
نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہموں اور
الـمُـحـدَّثين. فما كان عندى من مال الدنيا وخيلها وأفراسها، غير أنى
محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ
أُعـطيـتُ جِياد الأقلام ورُزقتُ جواهر الكلام، وأُعطيتُ مِن نورٍ يؤمّننى
عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے
العـثـار، ويبيّـن لـى الآثـار. فهـذه الـدولة الإلهية السـماوية قد أغنتُنى،
لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے
وجبـرت عَيْـلتـى وأضـاءتـنى ونوّرت ليلتى، وأدخلتنى فى المنعَمين.
غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں
فـقـصـدت أن أعيـن الـدولة البـرطـانية بهذا المال وإن لم يكن لى من
میں داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ
الدراهم والخيل والبغال، وما كنت من المتموّلين.
میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔
فـقمتُ لإمدادها بقلمى ويدى، وكان اللّٰه فى مددى، وعاهدت اللّٰه
سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے
تعالى مُذ ذلک العهد أن لا أُؤلّف كتابًا مبسوطًا مِن بعد إلا وأذكر فيه ذكرَ ﴿۲۹﴾
خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر
إحسـانـاتِ قيـصرة الهند وذكرَ مننِها التى وجب شكرها على المسلمين.
نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔
ومـع ذلک كـان فـى خـاطـرى أَنْ أدعـو الـقيـصرة المكرمة إلى الإسلام
اور باوجود اس کے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کروں

و أهـديهـا إلـى الـربّ الـذى هـو خـالق الأنام، فإِنّها أحسنت إلينا وإلى
اوراس رب کی طرف سے اس کو راہنمائی کروں جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ اس کا احسان ہم پر اور ہمارے
آبـائـنـا، ومـا كان جزاء الإحسان إلا أن ندعو لها فى الدنيا دعاء الخير
باپ دادوں پر ہے اور احسان کا عوض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس کی دنیا کی خیر اور
والإقبـال وفـوز الـمـرام، ونسأل اللّٰه لعُقباها أن تُرزَق توحيد الإسلام،
اقبال کے لئے دعا کریں اور اس کے عقبیٰ کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگیں کہ اسلامی توحید کی راہ اس کے
وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلّام، وتعرف الرب الذى
نصیب کرے اور حق کی راہوں پر چلے اور اس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتیں جانتا ہے اور اس رب کو
أحدٌ صمدٌ ما ولد وما وُلِد، وتُعطَى نعماء أبد الآبدين.
پہچانے جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اس کو ابدی نعمتیں ملیں ۔

فـألّفتُ كُتبًا وحرّرتُ فى كل كتاب أن الدولة البريطانية مُحسنة
سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہر یک کتاب میں میں نے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے
إلـى مسلمي الهند وتنتجعها ذرارى المسلمين، فلا يجوز لأحد منهم أن
اور مسلمانوں کی اولاد کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں سے جائز نہیں جو اس پر
يـخـرج عـليهـا ويسـطـو كالباغين العاصين، بل وجب عليهم شكرُ هذه
خروج کرے اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آور ہو بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور
الدولة وإطاعتها فى المعروف، فإنها تحمى دماء هم وأموالهم وتحفظهم
اس کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور
مِـن سـطـوة كل ظالم، وقد نجّتْنا من أنواع الكروب وارتجاف القلوب،
ہر یک ظالم کے حملہ سے ان کو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمیں اسی نے بے قراریوں اور دل کے لرزوں
فإن لـم نشـكـر فـكـنـا ظـالـمين. فالشكر واجب علينا دينًا وديانة، ومن
سے بچایا سو اگر شکر نہ کریں تو ظالم ٹھہریں گے۔ پس شکر ہم پر از روئے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص

لا يشكر الناس مَا شكر اللّٰه، واللّٰه يحب المقسطين. وإنّا لن ننسى ﴿۳۰﴾
آدمیوں کا شکر نہیں کرتا اس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم
أيّامًا وأزمنة مضت علينا قبلها، وواللّٰه ما كان لنا أمنٌ فيها إلى دقيقتين
ان دنوں اور ان زمانوں کو بھول نہیں گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں ان وقتوں میں دو منٹ بھی
فضلًا عن يوم أو يومين، وكنا نُمسي ونصبح متخوّفين.
امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہوا اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے۔
فأشعتُ تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل
سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے اور ان
ديار وفي أناس أجمعين، وأرسلتها إلى ديار بعيدة من العرب والعجم
کتابوں کو یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور
وغيرها، لعل الطبائع الزايغة تكون مستقيمة بمواعظها، ولعلّها تكون
دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آ جائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا
صالحة لشُكر الدولة وامتثالها، وتقلّ غوائل المفسدين، ولعلهم
شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ
يعلمون أن هذه الدولة محسنة إليهم فيحبونها طائعين. هٰذا عملي
وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ ان کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام اور
وهذه خدمتي، واللّٰه يعلم نيّتي، وهو خير المحاسبين. وما فعلت
یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنے والا ہے اور مَیں نے یہ کام
ذلك خوفًا من هذه الدولة أو طمعًا في إنعامها وإكرامها، إن فعلتُ إلّا
گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اس کے کسی انعام کا امید وار ہوکر کیا ہے بلکہ یہ کام محض لِلّٰہ اور
للّٰه وامتثالا لأمر خاتم النبيين. فإن نبيّنا وسيّدنا ومولانا حبيب اللّٰه
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا

وخليله محمد ن الـمصطفٰى صلعم قد أمرَنا أن نثنى على المنعِمين، ونشكر
اور اس کا دوست محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ
الـمـحسنين، فلأجل ذلک شكرتها ونصرتها ما استطعتُ، وبثـثـتُ مِننَها
ہیں اور ان کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک
وأشعتُها فى كل بلدة مِن مُلكنا المعلوم إلى بلاد العرب والروم، وحـثـثـتُ
بن پڑا اس کی مدد کی اور اس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اٹھایا کہ تا اس
الـناس على إطاعتها. ومن كان فى شک فليرجع إلى كتابى البراهين، وإن
کی فرمانبرداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اس کے
لم يكفِ لِشَكِّه فلينظر كتابى التبليغ، وإن لم يطمئن فليقرأ كتابى الحمامة، ﴿۳۱﴾
شک کے دور کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر
وإن بقى مع ذٰلک شک فليُفكّر فى كتابى الشهادة، وليس حرام عليه أن
میری کتاب حمامة البشرىٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور
يـنـظر فى هذه الرسالة أيضا ليتضح عليه كيف أعلنتُ بصوت عالٍ فى منع
کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا
الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين.
ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔
فـلـو كـنـتُ عدوًّا لهذه الدولة لفعلتُ أفعالًا خلاف ذلک، وما
پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور
أرسلتُ هذه الكتب وهذه الاشتهارات إلى ديار العرب وبلاد إسلامية،
یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ
ومـا قـدّمـتُ قـدمى لهذه النصائح. فانظروا يا أولى الأبصار، لِمَ فعلتُ
نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں

هٰـذه الأفعال، ولِمَ أرسلتُ هذه الكتب التى فيها منع شديد من الجهاد
کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے۔
لهـذه الـدولة فى ديار العرب وفى غيرها من البلاد؟ أكنتُ أرجو إنعاما
ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام
مـن سكان تلك البلاد أو كنت أعلم أنهم يرضون عنى بسماع تلك
کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
الكلمات ويزيدون فى الأخوّة والاتحاد؟ فإن لم يكن لى غرض من هذه
اور برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض
الأغراض، بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم وغضبهم علىَّ وطَعْنَهم
نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے
بـالألسـنة الـحِـداد، فبـعده أيُّ شيء حملنى على ذلك؟ أكانت لنفسى
ساتھ طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے
فـائدة أخـرى فـى إرسـال تـلك الـكتـب إلى ديار ليست داخلة تحت
ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے
الحكومة البريطانية، بل هى ممالك الإسلام ولهم خيالات دون ذلك
بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا
كـمـا لا يـخفى على الخواص والعوام؟ فإن كانت فائدة مخفية فليُبيّن لى من ﴿۴۲﴾
اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنے والا ہے اس فائدہ کو
كـان مـن المرتابين والمعترضين علىَّ إن كان من الصادقين. حاشا، ما كانت
بیان کرے اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
فـائدة مـن غيـر إظهـار الـحـق. بـل إنـى سـمعت أن أقوالى هذه قد أحفظتْ
بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں

بعضَ العلماء، وكفّروني كالجهلاء، فما باليتُهم بعد تفهُّم الحق
بعض علماء کے غضب ناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور
وانكشاف طريق الاهتداء، ورأيت أن هذا هو الحق فبيّنتُها ولو كان
ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے ان کی کچھ بھی پروانہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کر دیا اگر چہ میری
قومي كارهين. فإذا ثبت خلوصي إلى هذا المقدار، و برهنتُ عليه
قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا اخلوص اس گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں نے اس قدر دلائل سے اس کو
بقدرٍ كافٍ لأولي الأبصار، فمن يظن ظن السوء في أمري بعد إلا الذي
ثابت کر دیا جو دانشمندوں کے لئے کافی ہیں پس جو شخص اس کے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت
خبُث عِرقه كالفُجّار، وتدرّبَ بالشرّ واللَّذْعِ والأَبْرِ وسِير الأشرار،
اور بجز ایسے شخص کے جس کی عادت میں نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو در حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو
وترَك سِير الصالحين.
پسند کرتا اور نیک بختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما كان تأليفي في العربية إلا لمثل هذه الأغراض العظيمة، ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو
يَخْلُ تنتاب العربيِّين كتبي حتى رأيت فيهم آثار التأثير، وجاءني بعض منهم
برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں
وراسلني بعض، وبعضهم هجّنوا، وبعضهم صلُحوا ووافقوا كالمسترشدين.
نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آ گئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کہ طالبوں کا کام ہے۔

وإني صرفتُ زمانا طويلا في هذه الإمدادات حتى مضت عليَّ
اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس
إحدى عشر سنة في شغل الإشاعات، وما كنت من القاصرين. فلي
انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

أن أدّعی التفردَ فی ھذہ الخدمات، ولی أن أقول إننی وحید فی ھذہ
یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان
التأییدات، ولی أن أقول إننی حِرزٌ لھا وحصنٌ حافظٌ من الآفات، وبشّرنی ﴿۳۳﴾
تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو
ربی وقال ما کان اللّٰہ لیعذّبھم وأنت فیھم. فلیس للدولة نظیری ومثیلی
آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی
فی نصری وعونی، وستعلم الدولة إن کانت من المتوسّمین.
خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔
وأمّا الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الإسلام،
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو
وباعدین عن ظل خیر الأنام، فما نجدھم قائمین لخدمة الدولة
ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ
والمخلصین لھذہ الحضرة، بل نجدھم مداھنین منافقین، وما دخلوا
وہ مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی
أکثرُھم فی دینھم إلا لیستطبّوا لوجعِ الجوع، ولیُفعِموا کأس الولوع،
درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر
فسینتشرون ذات بُکرة إذا رأوا أنھم أُخرجوا من روض الرتوع، ویعجبون
ہو جائیں گے جب دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے
الناس من وشک الرجوع. ونحن نراھم مذ أعوام مناجین للإخفار کلئام،
سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار
ولا نجد فیھم شیئا من الأوصاف إلا عشق الصَّعُف والصِّحاف وإلْفِ الجیفة
ہیں اور ہم ان میں بجز اس کے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

كـالـغُـداف، ومـا نجدهم إلا مترَفين، وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم
عاشق ہیں اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہیں جیسے کوا۔ اور ہم ان کو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں نے ان کو بے راہ
من المخلصين الصادقين. وو اللّٰه إنّا نشاهد بأعيننا أن أكثرهم قد خرجوا
کر دیا ہے اور عنقریب گورنمنٹ انگریزی جان لے گی کہ کس قدر ان میں مخلص صادق ہیں اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے
مـن الإسـلام ودخـلـوا في النصارى من التكاليف النفسانية وأثقال الدَّين
مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر ان میں سے محض تکالیف نفسانیہ اور قرض کے بوجھ
ولَهَـبِ الأجـوفَيـن، وكـان الـمسلمون مطّلعين على عَرِّهم وشَرِّهم، فمَا ﴿۳۴﴾
اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل ہوئے
بالوهم لاطّلاعهم على سبب مفرّهم، فتوجهت هذه الطائفة إلى قسّيسين
اور مسلمان لوگ ان کی حرص کی خارش اور ان کی شرارتوں سے مطلع تھے پس انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کی
بـمـا رأوا بـصيـصَ إقبـالهـم وزيـنة دنيـاهم وكثرة مـالهم، ومع ذلك
طرف متوجہ ہوئے کیونکہ انہوں نے ان کے اقبال کی چمک دیکھی اور ان کی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور
وجـدوهم غافلين من مقاصدهم كحمقى، وحسبوا الأديار بُقعة النوكَى،
بااین ہمہ ان کو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور انہوں نے گرجاؤں کو ایک
فتـمـايـلـوا عـليهـا خـادعيـن. ومـا كـان لمسلمي ديارنا أن يربّوا تلك
بے وقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ ان کی طرف دھوکہ دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے مسلمان
الـكسـالـى، ويـكفلوهم فـي مآكـلهـم ومشـاربهـم ولبـوسهم ويتركوهم
ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ ان کے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف
معذورين مستريحين كالحبالى، ويحملوا نفقاتهم على أنفسهم، ويتركوهم
اپنے ذمہ اٹھالیں اور ان کو حملدار عورتوں کی طرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ ان کے اپنے ذمہ کر لیں
ليـأكـلـوا ويتـمتـعـوا فـارغيـن، فـإن الـمسـلـميـن قوم ضعفاء مُعسِرين، ولا
اور ان کو صرف کھانے پینے کے لئے فارغ چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور ان کے مالوں میں اس قدر

يَفضُل عنهم ما يصرفون إلى غيرهم، فمن أين و كيف يُفعِمون وِعاءَ
بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر نکمے لوگوں کے برتن بھر سکیں سو مرتد عیسائیوں
البطّالين؟ فلما رأوا أن أهل الإسلام لا يحملون أثقالهم ولا يبالون
نے جب دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو
إقلالهم، توجّهوا إلى قسيسين مصطادين.
شکار ڈھونڈتے ہوئے پادریوں کی طرف دوڑے۔
فاجتمعوا في الكنائس مِن داء الذئب والخَوَى المذيب طمعًا
سو گرجاؤں میں بھوک کی وجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ ان کے مالوں کے لالچ اور
في أموالهم، وطموحًا إلى إقبالهم، وأخذوا يسرّونهم بإغلاظ الكلام
ان کے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت
في شأن خير الأنام، ويُطرِفون في التوهينات واختراع الاعتراضات،
اور نئے نئے درشت کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئی نئی قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض ان
ليُروهم أنهم متنفرين من الإسلام وفي التنصر متشددين، وليحصل
کے لئے بناتے تا کہ ان کو دکھلاویں کہ وہ اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں بڑے پکے ہیں اور تا کہ ان بےادبی کی
لهم قُربتهم بوسيلتها وليقضوا أوطارهم بتوسطها ويكونوا في أعينهم
باتوں سے ان کے خاص مصاحب بن جائیں اور ان کے توسط سے اپنی حاجتیں پوری کریں اور ان کی آنکھوں میں
صالحين متنصّلين. وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم، فترىٰ
پرہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسی طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور ان کی مرادیں بر آئیں پس تو دیکھتا
﴿۳۵﴾ كيف اصطادوا أكابرهم ونهبوا أموالهم وختلوا جُهّالهم، فأحبّوهم
ہے کہ کیونکر انہوں نے اپنے بڑوں کو شکار کیا اور کیونکر ان کے جاہلوں کو دھوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور
وأحسنوا إليهم كأنهم فوج المتقين. وفرضوا لهم في صدقاتهم حصّةً
ان پر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگاروں کی فوج ہے۔ اور ان کے لئے اپنے خیراتی مالوں میں حصے ٹھہرا دیئے

وجعلوا لهم وظائف، فيأخذ كل أحد منها ويأكلها بطّالا ضُجَعةً نُوَمةً،
اور وظیفے مقرر کر دیئے پس ہر ایک کرشٹان ان میں سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال کو کھاتا ہے
وتراهم كيف يتبختـرون بـالارتـداد كتبختُرِ الـمطلَق من الإسار،
اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونے کی حالت میں وہ لٹکتے پھرتے ہیں جیسے قیدی قید چھوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور
ويهتزّون هزّة الـموسِر بعد الإعسار، ويُتلِفون أموال الناس متنعمين.
ایسے خوشی کررہے ہیں جیسے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کا مال عیاشی میں اڑا رہے ہیں۔
فليت شعرى لو بُنِيَتْ من هذه الأموال التى تُسكَبُ كالماء فى تنعّمات
کاش اس مال سے جو ناپاک دلوں کی عیاشی کے لئے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور
السفهاء جسرٌ للعابرين أو خانٌ للمسافرين، لكان خيرًا وأولى وأنفع
کرنے والوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کے لئے کوئی سرا تیار کی جاتی تو بہت ہی مناسب اور بہتر
للناس مِن أن يُبذَل على هذه الطائفة مَظاهرِ الخنّاسِ التى أتلفتْ نفائسَ
اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تھا بہ نسبت اس کے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال خرچ ہوتا ایسا طائفہ
أموال الناس فى الخَضْم والقَضْم، وما مسّهم فكرُ الدنيا ولا فكر
جس نے کھانے چبانے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور ان کو دنیا اور آخرت کا فکر چھو
الآخرة، وما أخرجهم من الإسلام إلا أسباب معدودة، وأكبرها كثرة
بھی نہیں گیا اور ان کے دین اسلام سے مرتد ہونے کا بڑا باعث کثرت حمق
الحمق وقلة التدبّر. ثم مع ذلك سببُ ارتداد الأكثر منهم اضطرامُ
اور قلت تدبر ہے اور پھر باوجود اس کے ان میں اکثر مرتد ہونے کا سبب بھوک کی آگ کا بھڑک
الأحشاء والاضطرار إلى العَشاء، وشُحُّ مطائبِ الطعام، وحرصُ كأس
اٹھنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بے قرار ہونا اور اچھے اچھے کھانوں کا لالچ اور شراب کی حرص
المُدام، والرغبةُ فى الغِيد، والتوقُ إلى الأغاريد، والميلُ إلى مغاداة
اور نازک اندام عورتوں کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کے لئے صبح کو

الغادات ومقاناة القينات وغيرها من الهنات، فسقطوا لأجل ذلک
جانا اور گانے بجانے والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور بری خصلتیں پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بھرے
على الدنيا بالقلب الشحيح، كالذباب على المخاط والقيح، وكانوا
ہوئے دل کے ساتھ دنیا پر گرے جیسے مکھی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے
من العقبىٰ غافلين. ما بقى لهم شغل من غير شرب الصهباء ، وإسبال ﴿۳۶﴾
بالکل غافل رہے اور ان کو بجز اس کے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پیویں اور ناز نخرے کے ساتھ
ثياب الخيلاء ، وأكل الخبز السميذ، ومَلْءِ قِرب البطون بكأس
لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھاویں اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالوں کے ساتھ بھریں
النبيذ، وتوهين المقدّسين. أرى المُدام سكنهم، والغبوق خدينهم،
اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام دہ ان کا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب ان کا
والبطن دينهم، ونسوا عظمة الله مجترئين.
دلی اور اندرونی یار ہے اور پیٹ ان کا دین ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے۔
لا تتحامىٰ لُسُنُهم من الزور والدجل والمَين، ولا يتقون دَرَنَ
ان کی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں اور نہ دروغگوئی کی میل سے
الكذب والشَّين. هذه أعمالهم ثم يسُبّون المعصومين. نسوا الآخرة،
بچنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں آخرت کو بھلا دیا
وفرغوا مِن همّها بما غرَّهم الكَفّارةُ، وغلبت عليهم النفسُ الأمّارة. يأكلون
اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ ہو بیٹھے اور نفس امارہ ان پر غالب آ گیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں
ما يشاء ون، ويقولون ما يريدون، لا يعرفون أوصاف الإنصاف، ويرتضعون
اور جو دل میں آتا ہے بول اٹھتے ہیں انصاف کی صفتوں سے ناشناسا اور
أخلاف الخِلاف. وما حملهم على ذلک إلا النفس التى كانت
مخالفت کی چھاتیوں کا دودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے ان کو آمادہ نہیں کیا بجز ان کے نفس کے

خـليعَ الرسن، مديدَ الوسن، فمالوا عن الحق إلى الباطل، وتركوا أصحاب
جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کی طرف والوں
اليـميـن. لِـم لا يـنهـاهم أكابرهم عن المنكرات، ولِم لا يمنعونهم مِن نقل
کو چھوڑ دیا۔ ان کے اکابر کیوں ان کو بُری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے
الـخُـطُـوات إلـى خِـطـط الـخـطيّـات، ولِـم يتركونهم فارغين؟ فعندی من
منع نہیں فرماتے اور کیوں ان کو فارغ بٹھا رکھا ہے۔ سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات ان
الواجبات أن تُكتَب عليهم خدماتٌ تناسبُ قومَ كل أحد وحرفةَ كل أحد.
پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے ان کے مناسب حال ہوں پس چاہیئے کہ نجّار کو تو تیشہ دیا جائے اور
فـليُـعـطِ للنجّار فاسًا، وللطارق النفّاشِ مِنسجا جِرفاسا، وللحجّام مِشْراطا
دُھننے کے لئے ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہو تا کہ ہر یک شخص
وموسٰی، وللعصّار معصرة عظمٰی، لكی يشتغل كل أحد منهم بما هو أهله،
ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک ان میں سے فضول
ويـمتنع مَن كـل فـضـولٍ ولـغـوٍ وتـأثيم، ولكی يستريح الخلق من شرهم، ﴿۳۷﴾
گوئی اور بے ہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو ان کی شرارت اور
وعبادُ اللّٰه من أذاهم، وفی ذلک نفع عظيم لأكابرهم المغبونين.
ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں ان کے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔

وأمّـا هـذا الـرجل الذی صال علیَّ، فما صال إلا لحاجةٍ ألجأتْه
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اس کو پیش آئے
إلـٰی ذٰلک، وهو أنه عجِز عن جوابِ سؤالاتٍ قد أوردنـاها عليه وعلى
اور وہ یہ ہے کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو ان میں اور ہم میں
رفـقـائـه فـی مبـاحثةٍ كـانـت بيـنـنـا وبيـنهـم، وتبيّنَ أنهم على الباطل
تھا اس پر اور اس کے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل

وفـي ضـلال مبين. فتندّمَ غايةَ التندّم، واضـطـر كمذبوح واعتاص الأمر

اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ایسا بے قرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اس پر کام

عـليـه، فما رأى طريقا يُرضى به قومه إلا طريق البهتانات، فاختاره ليستر

مشکل ہو گیا پس اس کو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اس کو اس نے

عُـواره بتـلك المفتريات. فأُشرِبَ في قلبه أن يستـمدّ بوشائه من أهل

دروغ آراستہ ۱۲

اختیار کر لیا تا وہ ان مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اس کے دل میں یہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی کے حکام اور اہل

الـحكومة والولاية، ويريش بكلمات الشر نَبْلَ السعاية، لعلهم يصلبونني

حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو پر لگاوے تا کہ

أو يـقتلونني، ويعلو أمر قوم متنصّرين. فمنشأ تحريراته هذه الخطرات

حکام مجھ کو پھانسی دے دیں یا قتل کر دیں اور اس طرح سے یہ کرشتان لوگ غالب آ جائیں۔ سو اصل موجب ان تحریرات کا یہ

الـمنسـوجـات لا غيـرهـا، وما اختار هذا إلا لعدم علمه بمراحم الدولة

دلی منصوبے ہیں اور کوئی اور سبب نہیں اور اس نے اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ

عـلـيـنـا وحـقـوق مـخـزونةٍ لديها ولدينا. وقد تَهادَينا بأمور تزيد الوِفاقَ،

کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق ان کے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے ایسے امور ایک دوسرے کو بطور

وتُـخـرج من القلوب النفاقَ. فليس على سمائنا الغمامُ ليعزوه إلى ظلامِ

ابر

ہدیہ دیئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اس کو

الـنـمّامُ، وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلين. وما رأى هذا

اندھیرے کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیراندازوں سے ڈریں۔ اور اس

الـمتـجنّي الغبيّ أن الدولة البرطـانية فهيـمة مدبّرة تعرف كل كلمة وما ﴿۳۸﴾

خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اس کے نیچے ہے

تـحتها، وتفهم كل افتراء وأهله، ولا تتبع رأى كل قتّاتٍ ضَنينٍ. فما كان

پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اس کے اہل کو سمجھ جاتی ہے اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس

لأحد أن يدلّى بغرورٍ هذه الدولةَ أو يخدعها، فإنها تعرف الخائن
کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل
القتّاتَ، والدُّخلُلَ الكاذبَ المِقتاتَ، ولا تشتعل كالمخدوعين، بل
بیجا دینے والا اور جھوٹی مخبری کرنے والا ہو خوب پہچانتی ہے اور دھوکا کھانے والوں کی
تُهجِّمُ عِقابَها على المفترين، وتحملق إلى الذين يسطون على الضعفاء
طرح نہیں بھڑکتی بلکہ اس کی عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور ان کی نظر عتاب ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر
ولا تتركُنُ سِيَرَ الظالمين. فالحجة التى تُبرِّئنا من وشاية هذا الرجل
حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتے۔ پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہم کو بری کرتی اور اس کی
وتُنقِذنا من إبرامه وتُبعِد عليه نيلَ مرامه، فهو ما ذكرنا آنفا. والله يعلم
مضبوطی فریب سے ہم کو نجات دیتی ہے اور اس کو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں
أنّا نحن براءٌ من هذه البهتانات، بل نحن مستحقون أن تُسبِغ الدولة
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار
علينا مِن أعظم العطيّات، وتجزى جزاءً خيرًا بمزاياها وتعيننا عند
انگریزی اپنے کامل انعام سے ہم کو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دیوے اور ضرورتوں
الضرورات، وتحسبنا من المحسنين. هذا هو الأمر الذى ليس فيه
کے وقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنے والوں میں سے خیال کرے۔ یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر
تفاوتٌ مثقال ذرّة ويعلمه العالمون. ولكن ليس عندنا علاج الواشى
فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا
الوقيح والزُّمَّحِ المَضِيح، وقد قلنا كلَّ ما هو مَدْحَرة الكاذبين.
اور سفلہ اور عیب ڈھونڈ ھنے والا ہوا اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں ان جھوٹوں کا رد ہے۔

وأمّا ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوى، أعنى صاحب جريدة الإشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنی محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ کی

محمد حسين، وقولُه إنه نِعْمَ الرجل ويستحق التحسين، فما نفهَم
اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت
سِرَّ هذا الأمر ونتعجّب غاية التعجّب، كيف أثنى عليه الرجلُ الذى
متعجب ہیں کہ کس طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا
يسُبّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ولا يرضى عن مؤمن الذى
ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محبّ رسول اللہ ہو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے
يحب رسول اللّٰه، وَ يشتم نبيَّنا وسيدنا صلى اللّٰه عليه وسلم ﴿۳۹﴾
کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں اور ہم تعریف سے
بكلمات ترتجف منها قلوب المسلمين. وما ننكر هذا الثناء، لعلّ
انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کر شتانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا
البطالوى يكون عند المتنصّرين هكذا، ولعله نطق بكلمةٍ سرّتْ
ہے جو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے
أعداءَ رسولّ اللّٰه، ولكنا ما نرٰى أن نتكلم فى هذا ولا نطوّل الكلام
میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا
فيه، وكل أحد يؤخذ بقوله، واللّٰهُ يرى عباده الصالحين والطالحين.
جائے گا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے۔

وأما قول هذا الواشى وزعمه كأنى أريد ملكوتًا فى الأرض أو
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر بننے
إمارة فى القوم، فإن هى إلا افتراءٌ مبين. ونُشهد كل من يسمع أنّا لسنا
کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے۔ اور ہم ہر ایک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا
طالبى ملكوت الأرض، ولا نريد إمارة هذه الدنيا وزينتها الفانية، إن نريد إلا
کی بادشاہت کے طالب نہیں اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دارفانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف

ملكوت السماء التى لا تنفد ولا تفنى ولا تنقضى بالموت. ولا نطلب
اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہوسکتی ہے
قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء، بل نطلب عزيمةً قاهرة
اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمانروائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں
الأهواء فى الرّضاء المولٰى الذى هو أحكم الحاكمين. وليس أصولنا
جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کے لئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد اور
إشاعة الفساد والطلاح والتبار، بل ندعو إلى الصلح والصلاح وطريق
بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نکوکاروں کے طریق کی طرف
الأبرار، ونريد أن يتوب الخلق توبة الأخيار، وأعظم مدّعائنا أن يطلب
بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ
الناس حقيقةَ الإيمان، ويرغبوا إلى فهم دقائق العرفان، ويكثر التراحم
لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں اور باہم رحم اور مہربانی ان میں
والتحنّن فيهم، وينتهوا من السيّئات وأنواع الهنات، فنجتهد لتحصيل
زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے
هٰذا المقصد بالمواعظ الحسنة، والدعاء والنظر والهمّة. هذه أصولنا، فمن ﴿۴۰﴾
مواعظہ حسنہ اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اس کے
عزا إلينا خلاف ذٰلك فقد افترى علينا. وما أقامنا على هذا إلّا الربّ
برخلاف ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اس نے ہم پر افترا کیا اور ہمیں اس بات پر صرف اللہ تعالیٰ
الذى يرسل نوره عند غلبة الظلام، ويبدى دواءً عند كثرة السقام،
نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیرے کے وقت اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے
وينجّى عباده المضطرين. ولا شك أن الفتن قد كثرت فى الأرض
اور اپنے بندوں کو بے قراری کی حالت میں بچالیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ فتنے زمین پر بہت بڑھ گئے ہیں

وصعدت الأدخنة إلى السماء، وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل
اور بہت سے دخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑنے والی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہر یک طرف اور
طرفٍ إلى أقصى الأرجاء، ولو فصّلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا إلى
ہر یک ناحیہ سے چلی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت
المجلّدات، وأبكينا كثيرا من الباكين والباكيات، وزلزلنا أقدام
پڑے گی اور ہم کئی مردوں اور عورتوں کو رلائیں گے اور سننے والوں کے قدم ہلائیں گے
السامعين. وأنتم تعلمون أن لكل داءٍ دواءٌ، ولكل ظلام ضياءٌ، فأراد
اور آپ جانتے ہیں کہ ہر یک بیماری کی ایک دوا اور ہریک اندھیرے کے واسطے روشنی
ربي أن ينير الدنيا بعد ظلماتها، والله يفعل ما يشاء، أأنتم تنكرونه
ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دنیا کو اندھیرے کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو! تمہیں اس سے
يامعشر العاقلين؟ ومع ذلك لسنا نميس كالأمراء، بل نحن نمشي
کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیروں کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ
في الطِّمْر كالفقراء، ولا نجرّ ثوب الخيلاء، ونشكر القيصرة
ہم فقیروں کی طرح پھٹے پرانے کپڑوں میں چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتے اور قیصرہ اور اس
وحكامها على ما أحسنوا إلينا في أيّام الضرّاء، وندعو لها صدقا
کے حکام کا ان کے ان احسانوں کی وجہ سے شکر کرتے ہیں جو سختی کے زمانوں میں ہم نے دیکھے ہیں اور قیصرہ کے لئے
وحقا ونرسل إليها هدية الدعاء، وندعوها بقول ليّن إلى الإسلام
ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دعا کا ہدیہ اس کو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم اس کے مذہب پر راضی نہیں ہیں
لتدخل في نعماء أبد الآبدين. بيد أننا لا نرضى بمذهبها، ونحسب
اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اس کو اسلام کی طرف بلاتے
أنها من الخاطئين الضالين. وأعجبَنا أنها مع كمال حزمها ولطافة
ہیں تا کہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب ہے کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہوشیاری کے اور لطافت

فهمهما فی أمور الدنیا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه رب العالمین سبحانه

فہم کے جواس کو امور دنیا میں حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرے اور اس کو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی معبود

لا شریک له، وإنْ شاء لخلق ألوفا مثل عیسٰی أو أکبر وأفضل منه ﴿۴۱﴾

اور پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسٰی بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا

ویخلُق، ومن یعلم أسراره؟ فتوبوا واتقوا أن تجعلوا له شرکاء وأْتوه

ہے اور اس کے بھیدوں کو کون جانتا ہے پس ان باتوں سے توبہ کرو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اس کے فرمانبردار

مسلمین. وکیف نظن أن عیسٰی هو اللّٰه وما قرأنا فلسفة یثبت منها أن

بدل بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسٰی ہی خدا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑھا جس سے یہ

رجلا کان یأکل ویشرب ویبول ویتغوّط وینام ویمرض، ولا یعلم

ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بَول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ

الغیب، ولا یقدر علی دفع الأعداء، ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلًا

اور دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے

متضرّعا من أول اللیل إلٰی آخره فما أجیبت دعوته، وما شاء اللّٰه أن

وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اس کو ایک پہاڑ کی

یوافق إرادته بإرادته، وقاده الشیطان إلی جبل فأتبعَه، فما استطاع أن

طرف کھینچ لے جائے اور وہ اس کو روک نہ سکے اور اس کے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میرے

یفارقه، ومات قائلا إیلی إیلی لما سبقتنی، ومع ذلک إلٰهٌ وابن إله

خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور باوجود ان سب نقصانوں کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی۔

سبحانه، إن هذا إلّا بهتان مبین.

اللہ جلّ شانہٗ ان عیبوں سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وإنی رأیت عیسٰی علیه السلام مرارًا فی المنام ومرارًا فی الحالة

اور میں نے بارہا عیسٰی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

الكشفية، وقد أكل معى على مائدة واحدة، ورأيته مرّة واستفسرتُه مما
خواان میں میرے ساتھ اس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی
وقع قومه فيه، فاستوى عليه الدهش، وذكَر عظمة اللّٰه وطفِق يسبّح
قوم مبتلا ہو گئی ہے پس اس پر دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور
ويقدّس، وأشار إلى الأرض وقال إنّما أنا ترابيٌّ وبريءٌ مما يقولون،
اس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بری
فرأيته كالمنكسرين المتواضعين. ورأيته مرة أخرىٰ قائما على عتبة
ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنے والا آدمی پایا اور ایک مرتبہ میں نے اس کو
بابى وفى يده قرطاس كصحيفةٍ، فأُلقِىَ فى قلبى أن فيها أسماء عباد
دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اس کے ہاتھ میں ہے سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ
يحبّون اللّٰه ويحبّهم وبيان مَرَاتب قربهم عند اللّٰه، فقرأتُها فإذا فى ﴿۴۲﴾
اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اس
آخرها مكتوب من اللّٰه تعالىٰ فى مرتبتى عند ربى هو مِنّى بمنزلة
میں ان کے مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ ان کو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے
توحيدى وتفريدى، فكاد أن يُعرَف بين الناس. هذا ما رأيتُ،
آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور
ويكفيك إن كنت من الطالبين. لا يقال إنها رؤيا أو كشف ومن
عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا یہ ہے جو میں نے دیکھا اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے۔ یہ کہنا
المحتمل أن يتمثل الشيطان فى مثل هذه الواقعات، فإن الشيطان لا
بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثّل ہو کر ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی
يتمثل بصورة الأنبياء، فتقبَّلُ هذا السّرّ الجليل، ولا تقبل ما قيل.
صورت پر متمثّل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اس کے مخالف کہا گیا اس کو مت قبول کر

وإنّا قرأنا عليک معارف اللّٰه، فهل لک أن ترغب اليها وتكون من الصالحين؟
اورہم نے تجھ کومعارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ ان میں تو رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہو جائے۔

ذكرُ بعض اعتراضات الواشي وردها

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا رد

منها قوله أن قسّيسى هذا الزمان ليسوا بدجّالين. ثم بعد
ان میں سے ایک یہ اس کا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اس کے بعد اس نے
ذلک حثَّ الحكومة البرطانية على إيذائی، ويشير إلى أن هذا
گورنمنٹ برطانیہ کو میرے ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے
الرجل يعتقد أن هذه الدولة هی الدجال المعهود وأنه من الباغين.
کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے اور یہ شخص باغی ہے۔
أمّا الجواب فاعلم أننا لا نسمى الدولة البريطانية دجالا
سو اس کے جواب میں جاننا چاہیئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے
معهودا، بل نعلم ونستيقن أن هذه الدولة محققةٌ عاقلة مفكرة فی حقائق
بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر
الموجودات، وقد رزقها اللّٰه من العلم والحكمة والفلسفة وأنواع ﴿۴۳﴾
کرنے والی ہے اور خدا نے اس کو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم کی
الصناعات، وحفّتْ بها لمعاتُ المعقولات، فهی تعرف الترهات،
صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکیں اس کے محیط ہوگئی ہیں پس اسی وجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتوں کو
وتفضّ خَتْمَ سرِّ المزوّرات، وليست من الذين يرضون بالهذيانات.
خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سر بستہ راز کی مہر توڑتی ہے اور ان میں سے نہیں جو بے ہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں

فکیف یمکن أن تؤمن بھذہ الخرافات، بل تحسبھا کسَمُرٍ لا أصل له
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اس کو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب

أو کطَیفٍ مرکَّب من الخزعبلات، ومع ذلک لا میل لھا أصلاً إلی
پریشان کی طرح اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اس کے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ

الدینیات. وفتَن قلبھا حبُّ الدنیا وشوق الحکومات، فھی غریقة فی
نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں نے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک

دنیاھا من الرأس إلی القدم فی کل الخطوات، ولا تمیل إلی دین، وإذا
دنیا میں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میل ہوگی تو

مالت فإلی الإسلام، فلا تقبل إلا ھذا الدّین وملّة خاتم النبیّین.
اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وإنّا نری أنھا ترمُقه بعین المحبّ ولیست علی الضلالة کالمکبّ،
اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہیں بلکہ تدبر میں اپنے دنوں کو بسر

بل تزجی أیامھا فی التدبر، ولا تعرض کالمُتکبّر، وإنی أجد آثار رشدھا،
کرتی ہے اور متکبر کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اس کے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد

وأظن أنھا ستمیل إلیه ولا یترکھا اللّٰه فی الغافلین الضالین. وقد دخل من
اسلام کی طرف میل کرے گی اور خدا اس کو گمراہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طائفہ ان کے

علمائھم فی دیننا طائفة من شبان رُوقةٍ وشارة مرموقة، وآخرون منھم
علماء کا ہمارے دین میں داخل ہوگیا جو جوانان خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی

یکتمون إیمانھم إلٰی حین. وإنا نرٰی أن ملکتنا المکرمة مرجوّة الاھتداء،
ہیں جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کے لئے امید کی جگہ ہے اور

وقد أعطیتُ لقلبھا حُبّ الإسلام وشوق ھذا الضیاء، وعسی أن
اس کے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خداتعالیٰ اس

يُدخل اللّٰه نور توحيده في قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب أبنائها
ملکہ نورانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نور توحید ڈال دے اور خداتعالیٰ پر یہ
العقلاء، وليس على اللّٰه بعزيز، بل قدرته صالحة لهٰذه النور، وهو على ﴿۴۴﴾
مشکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
كل شيء قدير، وإنه يجذب إليه قلوب الطالبين. وكذٰلك نرى أن
ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکن اس
أعاظم أركان الدّولة يميلون إلى التوحيد يومًا فيومًا، وقد نفرت قلوبهم
گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقائد باطلہ سے نفرت
من مثل هذه العقائد الباطلة، ولا يليق بشأنهم أن يعبدوا بشرًا مثلهم في
کر گئے ہیں اور ان کی شان کے لائق بھی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں
الضعف واللوازم الإنسانية، وكيف وقد أعطاهم اللّٰه أنواع العلوم وحظًّا
اور تمام لوازم انسانیت میں ان کا شریک ہے اور ایسا شرک ان سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے ان کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں
وافرًا من الفهم والعقل، ولا نجد في محققي هذا القوم رجلا يرضى بهذه
اور فہم اور عقل عنایت کی ہے اور ہم اس قوم کے محققوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں پاتے جو ان
الأباطيل إلا نادرا كالشعرة البيضاء في اللّمّة السوداء، وإنّي أعلم أنهم
واہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کی طرح ہے جو سیاہ بالوں میں ہو اور میں جانتا ہوں کہ
بَيْضُ الإسلام، وستخرج منهم أفرُخ هذه الملّة، وستُصرَف وجوههم
یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ
إلى دين اللّٰه. إنهم قوم يفتّشون كل أمر، ولا يغضّون الطرف من الحق
الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ
الذي حصحص، ولا يَتّئِبون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون
بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور تھکتی نہیں اور جو

ومن طلب فوجد ولو بعد حين.
ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔
وأما ما خوّف الواشي المزورُ الحكومةَ البريطانية عن بغاوتنا فما
اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی اور
هذا إلا وِشاء وشَتْمٌ، وليس علٰى سِرِّنا ختمٌ، والدولة أعرَفُ من هذا الواشي
گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے بھید پر تو کوئی مہر نہیں ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ
وهي ابن الأيام، وبيتنا عندها في هذه النواح عَلَمُ الأعلام، وتعلم رعاياها
واقف اور زمانہ دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اس کے نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی
طبقًا عن طبق، فلا يخفى عليها غرضُ هذا الواشي وليس بمستور عليها
رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اس پر نکتہ چین کی غرض پوشیدہ نہیں اور اس پر نکتہ چین کے اس جزع فزع کا
سرُّ فزعه ومقصد جزعه، بل هي تعلَم حق العلم أمثالَه الذين يريدون
اصل مقصد چھپا نہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو خوب جانتی ہے کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد
مخاتلة الحكّام مِن سَورة تعصُّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطراتهم، وما ﴿۴۵﴾
فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور ان کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز
في وعائهم إلا سمّ الفساد، وما في قلبهم إلا مقت الارتداد. أعرضوا عن
مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے جلال سے ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور زمین
المهيمن وجلاله، وعثوا في الأرض مفسدين. وقد كتبْنا غير مرة أنا نحن
میں فساد پر آمادہ ہو گئے ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور کیونکر
من نصحاء الدولة ودواعي خيرها، وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها، وأزال
نہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس کے سبب سے ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور
بها مرارة حياتنا. وكنا في أرضٍ مَحْياةٍ، فأُهلكَ بها كلُّ حيّة كانت
فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سانپوں کو

حولنا، وإن لها علينا إحسانا عظيما فلن ننسى إحسانها، وإنا من الشاكرين.
ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں۔
وأمّا ما ذكر هذا الواشي قصةَ جهاد الإسلام، وتظنّى أن القرآن
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے
يحثّ على الجهاد مطلقًا من غير شرط من الشرائط ، فأيُّ زور و افتراء
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں اگر
أكبرُ من ذلك إن كان أحد من المتدبرين؟ فليعلم أن القرآن لا يأمر
کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان
بحرب أحد إلا بالذين يمنعون عباد الله أن يؤمنوا به ويدخلوا فى دينه
لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ
ويطيعوه فى جميع أحكامه ويعبدوه كما أُمروا. والذين يقاتلون بغير الحق
خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو
ويُخرجون المؤمنين من ديارهم وأوطانهم ويُدخلون الخَلق فى دينهم جبرًا
مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین
وقهرًا، ويريدون أن يطفئوا نور الإسلام ويصدّون الناس من أن يُسلِموا،
میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں
أولئك الذين غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين أن يحاربوهم إن
یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں
لم ينتهوا. فانظر هذه الدولةَ. أيُّ فساد توجد فيها من هذه المفاسد؟ ﴿۴۶﴾
مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد ان فسادوں میں سے ان میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری
أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجّنا وإشاعة مذهبنا؟ أو تقاتلنا فى ديننا أو
نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہے یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہے یا

تـخرجنا من أوطاننا؟ أو يجعل الناس نصاریٰ ظلمًا وجبرًا؟ كلا بل إنها

ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے

بـريةٌ مـن كـل هـذه الإلـزامـات، بـل هـى لنا من المُعينين. ثم انظرُ إلى

مددگاروں میں سے ہے پھر قرآن کے ان حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں ان

أحـكـامٍ عـلّـمَـنـا الـقـرآن للذين أحسنوا إلينا، وراعوا شؤوننا وكفلوا

کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کے

شـجـوننا، ومانُونا وآوَونا، بعدما كنا تائهين. أيمنعنا ربّنا من أن نحسن

متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اٹھالیں اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو

إلـى الـمـحـسـنيـن ونشـكـر الـمـنعمين؟ كلا بل القرآن يأمر بالقسط

اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکر ادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف

والـعـدل والإحسـان والـلّٰه يحب المقسطين. وقد قال فى القرآن وَلۡتَكُنۡ

اور عدل اور احسان کرنے کے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اس نے یہ

مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ[1]

فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا

وما قـال ولتكن منكم اُمّةٌ يقتلون الكفّار ويُدخلونهم جبرًا فى دينهم. وقال

کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور

جَادِلْهُم (أى جادِل النـصـارى) بـالـحكمة والموعظة الحسنة، وما قال

اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔

اقتلوهم بالسيوف والصوارم إلا بعد صدّهم عن سبيل اللّٰه ومكرهم لإطفاء

مگر اس حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے برپا کریں اور دشمنوں

نـور الإسـلام وقيـامهـم فى مقام المعادين، فانظُرْ ما قال ربّنا ربّ العالمين.

کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھو تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے۔

[1] اٰل عمران:۱۰۵

وقد بیّنّا لک أن الحرب لیس من أصل مقاصد القرآن ولا من جذر
اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قران میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
تعلیمه، وإنما هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين إلى انتهائه
وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
واشتعال جور الجائرين. وَ لكُمْ أسوة حسنة في غزوات رسول الله صلى ﴿۴۷﴾
پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
الله عليه وسلم، كيف صبر على ظلم الكفار إلى مدة يبلغ فيه صبيّ إلٰى سن
بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
بلوغه، فصبر. وكان الكفار يؤذونه في الليل والنهار. ينهبون أموال
اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
المؤمنين كالأشرار، ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تتحدر بتصورها
شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
دموع العيون وتقشعر قلوب الأخيار، وكذلك بلغ الإيذاء إلى انتهائه
عذابوں سے مارتے کہ ان کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دل کانپتے ہیں اور
حتى همّوا بقتل نبي الله، فأمره ربّه أن يترك وطنه ويهرب إلى المدينة
اسی طرح دکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے
مهاجرا من مكة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من وطنه بإخراج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اس کے رب نے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
قومه. ومع ذلك ما كان الكفار منتهين، بل لم يزل الفتن منهم تستعِرُّ،
اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
ومحجّة الدعوة تَعِرُّ، حتى جلبوا علٰى رسول الله صلى الله
بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

علیه وسلم خیلَهم ورَجِلَهم، وضربوا خیامهم فی میادین بدرٍ بفوج
معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے
کثیر قریبًا من المدینة، وأرادوا استیصال الدین. فاشتعل غضب
خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخ کنی کر دیں تب خدا کا غضب ان پر
اللّٰه علیهم ورأی قبح جفائهم وشدة اعتدائهم، فنزل الوحی علی
بھڑکا اور اس نے ان کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اس نے اپنی وحی اپنے
رسوله وقال أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں
لَقَدِيْرٌ[۱]، فأمر اللّٰه رسولَه المظلوم فی هذه الآیة لیحارب الذین هم
اس لئے انہیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت
بدأوا أول مرة بعد أن رأی شدة اعتدائهم وکمال حقدهم
میں ان لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جن کی طرف سے ابتدا تھی مگر اس وقت اجازت دی
وضلالهم، ورأی أنهم قوم لا یرجی بالمواعظ صلاح أحوالهم.
جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی ان کی طرف سے دیکھ لی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بمجرد نصیحتوں سے
فانظر کیف کان حرب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم. وما ﴿۴۸﴾
ان کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور
حارب نبی اللّٰه أعداءَ الدین إلا بعد ما رآهم سابقین فی الترامی
نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں
بالسهام والتجالد بالحُسام، وما کان الکفار مقتولین فقط بل کان
پیش دست اور سبقت کرنے والے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے
یسقط من الجانبین قتلی، وکان الکفار ظالمین ضآلین.☆
مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

[۱] الحج:۴۰ ☆ ربما هو سهو، والصحیح "صائلین" کما تدل علیه الترجمة. (الناشر)

فـليتـدبّـر فى هذا المقام كل عاقل حفظه اللّٰه تعالى عن الحمق
پس اس مقام میں ہر یک عاقل جس کو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو
وصـانـه عن السفاهة وسير اللئام - ليـظهـر عليه حقيقةُ جهاد الإسلام،
فکر کرے اور سوچے تا کہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم
ولينظُرْ أين أثر الظلم فى هذا الجهاد، وأين إيذاء المحسن ذى الإنعام؟
کا نشان کہاں ہے اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں
بـل كـان رأس الإسـلام فـى تـلـك الأيـام معرّضًا لدوس الأقدام، وقد
پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے
وردت عـلـى الـمسـلـميـن مصائب إلى حد يُجرى الدموع قصّتُها من
آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
الـمُقْلتين وتشوى القلوب بنار الآلام. فهل مِن مُنصف ينظرها ويخاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ
قهـر الـربّ الـعـلام، أم انـعدم الإنصاف من قلوب المخالفين؟ هذا هو
انصاف مخالفوں کے دلوں سے اٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات
الـحـق ولا نـخـبّـء الـحـق ولا نستـره، والـنـفاق عندنا أكبر الذنوب،
حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور
والرياء أخطر الخطوب، ومِن سِيَرِ الظالمين المشركين.
ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔
فـخـلاصة قـولـنـا إن مسألة الغزوة والجهاد ليست محورَ الإسلام
پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور
واستقـسـه كـمـا فهمه الجاهلون المخالفون أو المتجاهلون من المسلمين
استقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں

بـل وردت فـي كتاب اللّٰه تصريحاتٌ علٰٓى خـلافها كما سمعتَ آياتِ ﴿۴۹﴾
بلکہ کتاب اللہ میں اس کے برخلاف تصریحات واقع ہیں جیسا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا۔
رب العـالـميـن. وأمـا الـعقيدة المشهورة. أعنى قول بعض العلماء أن
اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض علماء کا
الـمسيح الموعود ينـزل من السماء ويقاتل الكفار ولا يقبل الجزية بل
جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑے گا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا
إمـا الـقتـل وإما الإسلام. فاعلموا أنها باطلة ومملوءة من أنواع الخطأ
بلکہ دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہیئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح
والـزلّة ومـن أمـور تـخـالـف نـصـوص القرآن، ومـا هي إلا تلبيسـات
کے خطاؤں اور لغزشوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف
الـمـفـتـريـن. يا حسرة عليهم إنهم أَطْرَأُوا عيسى مِن غير حق حتى قال
مفتریوں کا افترا ہے ان پر افسوس کہ انہوں نے حضرت عیسٰی کو حد سے زیادہ بڑھا دیا
بعضهم إنه ملَك كريم وليس من نوع الإنسان وقال بعضهم إن هو إلّا
یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا
كـلـمة اللّٰه وروح اللّٰه، وليس في هذه المرتبة شريكا له. وزاد بعضهم
وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور
عـلـيـه حـواشـي أخـرى، وقـال هـو مـخلوق أقرب إلى اللّٰه وأفضل من
بعض نے اس پر اور حاشیئے چڑھائے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر
الملائكة، فإن الملائكة لا يُرفَعون إلى العرش وهو مرفوع على العرش
ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ
لأنـه مـرفـوع إلى اللّٰه، فهو أفضل من الملائكة كلهم ومن كل ما خُلِقَ
خداتعالیٰ کی طرف اُس کا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر یک فرشتہ اور ہر یک مخلوق سے افضل ہے